رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؛ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷ — تار کا پتہ :- الفضل لاہور

الفضل

لاہور

(خطبہ نمبر ۷)
روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱؍ —

۲۰ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ — ۱۷ تبلیغ ۱۳۳۱ھش — ۱۷ فروری ۱۹۵۲ء — نمبر ۴۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ فروری :- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج مضمحل رہی۔ ٹمپریچر ۹۹.۵ رہا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں

پاکستان پارلیمنٹ میں سال آئندہ کا بجٹ ۱۵ مارچ کو پیش ہوگا

کراچی ۱۶ فروری۔ پاکستان پارلیمنٹ میں سال آئندہ کا بجٹ آئندہ ماہ کی ۱۵ تاریخ کو پیش ہوگا۔ ۱۷ مارچ سے ۱۹ مارچ تک بجٹ پر عام بحث ہوگی۔ اور ۲۲ تاریخ کو مطالبات پر رائے شماری کی جائے گی۔

ایران کے سابق نائب وزیر اعظم حسین فاطمی رو بصحت ہیں

حملہ آور ڈاکٹر مصدق کو نشانہ بنانا چاہتا تھا

تہران ۱۶ فروری :- ایران کے سابق نائب وزیر اعظم آنکہ حسین فاطمی اب رو بصحت ہیں۔ کل فدایان اسلام کے رکن محمد رفیع نے گولی مار کر انہیں زخمی کر دیا تھا۔ تین چار روز کے بعد ان کا اوپریشن ہوگا۔ محمد رفیع نے آج بیان کیا۔ کہ وہ دراصل وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق اور وزیر انصاف شمس الدین علائی کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ فدایان اسلام کے سربراہ کو رہا نہیں کرتے۔ لیکن یہ دونوں میرے ہاتھ نہیں آسکے۔

—— کراچی ۱۶ فروری :- سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب بنک امرود میں بھی جلدی کام کرنے لگا۔

عربی ثقافتی نمائش کا افتتاح

—— کراچی ۱۵ فروری :- مفتیٔ فلسطین سید امین الحسینی کل عربی ثقافتی نمائش کا افتتاح کر رہے ہیں جمعیتہ العربیہ پاکستان نے اس نمائش کا انتظام کیا ہے۔

نہر سویز کے علاقے میں برطانوی فوجی حکام نے مصری ریلوں کی آمد و رفت پھر بند کر دی!

گذشتہ ہفتہ سفر پر سے جو پابندیاں اٹھالی گئی تھیں وہ دوبارہ عائد کر دی گئیں

قاہرہ ۱۶ فروری :- برطانوی فوجی حکام نے نہر سویز کے سارے علاقے میں مصری ریلوں کی آمد و رفت پھر بند کر دی ہے۔ کل پورٹ سعید اور اسماعیلیہ کے درمیان تیل کی ایک برطانوی ریل گاڑی کو بارود سے اڑا دیا گیا تھا۔ اس حادثہ کے بعد سے تمام مصری ریلوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگائی گئی ہے۔ نیز گذشتہ ہفتہ اس علاقے میں عام سفر پر سے جو پابندیاں اٹھالی گئی تھیں۔ انہیں دوبارہ عائد کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ مہینے اسماعیلیہ میں باقاعدہ لڑائی کے بعد پولیس کے تمام عملے کو نظر بند کر دیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں اب فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فی الحال کسی اور دستہ کو رہا نہیں کیا جائیگا۔ اس سے قبل حالات سازگار ہونے پر چالیس سپاہیوں کو ہتھیار واپس کر دیئے گئے تھے۔

غذائی صورت حال کو بہتر بنانے میں حکومت کے ساتھ تعاون کیجئے

اہل پنجاب سے عزت مآب اسمعیل ابراہیم چندریگر کی اپیل

لاہور ۱۶ فروری :- گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے صوبے کے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ غذائی صورت حال کو بہتر بنانے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ آپ نے آج ایک بیان میں اپیل کرتے ہوئے فرمایا۔ جو سماج دشمن عناصر ذخیرہ اندوزی سے کام لے کر عوام کی مشکلات کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ ان کی سرگرمیوں کا پردہ چاک کیجئے۔ موجودہ صورت حال کے ایسے ہی لوگ ذمے دار ہیں۔ جو محض ذاتی نفع کی خاطر ذخیرہ اندوزی میں مصروف ہیں۔ ان کو سماج دشمنی سے باز رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ متحدہ کوشش عمل میں لائی جائے۔

آخر میں آپ نے بتایا۔ کہ حکومت نے ایسے ذخیرہ اندوزوں کے اڈوں کا پتہ لگانے اور انہیں سزا دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے ذخیروں سے خود حکومت کو اطلاع نہیں دیں گے تو آئندہ مہینے نئی فصل آ جانے کے بعد انہیں گھاٹا اٹھانا پڑے گا۔ ممکن ہے ان کے ذخیرے ضبط ہی کر لئے جائیں۔

... کے نمائندوں کی شرکت منظور کر چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے وفد کی طرف سے سوئٹزرلینڈ سویڈن اور ناروے کی نامزدگی پہلے ہی عمل میں آچکی ہے۔

تونس میں خواتین کی گرفتاری

تونس ۱۶ فروری :- کل فرانسیسی ریذیڈنسی کے سامنے حفاظتی پولیس پر دستی بم پھینکے گئے تھے اس سلسلہ میں سو عورتوں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے اس علاقے میں محاصرے کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نیز تیزی سے مزید فوجیں بھیجی جا رہی ہیں تونس کے دو وزیروں نے تونس کا معاملہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کیلئے نیویارک جانے کا فیصلہ کیا تھا فرانسیسی حکام نے اب ان کے پاسپورٹ واپس لے لئے ہیں۔

ایرانی حکومت اور عالمی بنک کے نمائندوں کے درمیان بات چیت ناکام ہوگئی

تہران ۱۶ فروری :- ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے عالمی بنک کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت بند کر دی ہے۔ آج ایرانی سینیٹ کے صدر نے ایک اعلان میں اس امر کا انکشاف کیا۔ بنک کے نمائندے ان دنوں تیل کا جھگڑا طے کرانے کے سلسلے میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ سینیٹ کی ایک کمیٹی نے بنک کے نمائندوں سے کہا ہے۔ کہ وہ تہران ہی میں مقیم رہیں۔ اور تیل کے جھگڑے کو نپٹانے کی ایک اور کوشش کریں۔

بہاولپور کے سکولوں میں اسلامیات کا مضمون لازمی قرار دے دیا گیا!

بغداد الجدید ۱۶ فروری :- ریاست بہاولپور کے تمام ہائی سکولوں میں "اسلامیات" کو لازمی مضمون قرار دیدیا گیا ہے۔ جو طالب علم اس مضمون میں فیل ہونگے۔ انہیں دوسرے مضمونوں میں بھی فیل سمجھا جائیگا۔ طلباء کی اخلاقی اور دینی تربیت کے پیش نظر یہ قدم اٹھایا گیا ہے

پاکستان اور فرانس کے درمیان تجارتی معاہدہ

باضابطہ بات چیت آئندہ منگل سے شروع ہوگی

کراچی ۱۵ فروری : پاکستان اور فرانس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کرنے کے سلسلے میں باضابطہ بات چیت آئندہ منگل سے شروع ہو رہی ہے۔ اس بات چیت میں حصہ لینے کیلئے تین فرانسیسی افسران کا ایک وفد پیرس سے کل کراچی پہنچ رہا ہے۔ موجودہ تجارتی سمجھوتہ اس مہینے کے آخر میں ختم ہو جائیگا۔

اقوام متحدہ کے نمائندوں نے کمیونسٹوں کی تجویز مسترد کر دی!

ٹوکیو ۱۶ فروری۔ آج کوریا میں اسٹاف افسروں کی میٹنگ میں اقوام متحدہ کے نمائندوں نے کمیونسٹوں کی یہ تجویز ماننے سے انکار کر دیا۔ کہ عارضی صلح کے معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد دونوں طرف عقبی علاقوں کا معائنہ کرنے والے کمیشن میں روس کا نمائندہ بھی شامل کیا جائے۔ اس سے پہلے وہ کمیونسٹوں کی طرف سے پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے ...

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۷

اپنے فرائض کو سمجھو تم نے بہت بڑا کام کرنا ہے اور تمہاری ذمہ واریاں بہت زیادہ ہیں

خدا تعالیٰ کی خاطر جو خدمات کی جاتی ہیں وہ پے بہ پے نفع لاتی ہیں۔

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۸ فروری ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چار یا پانچ ہفتے ہوئے میں نے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ ہمارے نوجوان جو تعلیم پاتے ہیں۔ اور پھر آگے ملازمتیں کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک ضروری حصہ

قومی ترقی

کا ہوتا ہے۔ اور اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ کام کسی ترتیب اور کسی حکمت کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ ملک میں مختلف ادارے ہیں۔ کچھ تو حکومت کی ملازمتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جیسے مرکزی انتظامی مالی۔ صوبہ جاتی انتظامی۔ قضائی۔ فوجی۔ پولیس کی انجینئرنگ۔ تعلیم۔ صحت خوراک وغیرہ۔ کچھ تجارتوں اور صنعتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور کچھ آزاد پیشوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مثلاً ڈاکٹری ہے وکالت ہے۔ ان تمام جگہوں پر ہمارے آدمیوں کا ہونا قومی ترقی اور

جماعتی نظام

کو مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن جہاں تک میرا تجربہ ہے میں نے بتایا تھا۔ کہ اپنے نوجوان ایک ہی رَو میں بہ جاتے ہیں۔ مثلاً پچھلے ایام میں جب فوج میں تنخواہیں زیادہ ملتی تھیں ہمارے نوجوان کثرت سے فوج میں جانے لگے۔ اس کے دو نقصان ہوئے ایک تو باقی محکمے خالی رہے۔ اور ان میں ہمارا کوئی آدمی نہ گیا۔ اور دوسرا یہ کہ ان کے اس طرح ایک ہی محکمے میں اچانک جانے سے خواہ مخواہ دشمن کو

اعتراض کا موقعہ

ملا۔ کہ احمدی فوج پر چھا رہے ہیں۔ حالانکہ باوجود اس کے کہ وہ فوج میں کثرت سے گئے۔ ان کی تعداد دوسروں کے مقابلہ میں نہایت قلیل ہے۔ فوج میں ہمارے نوجوان دوسروں کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ لیکن دشمن کو تو اعتراض کا موقعہ چاہیئے۔

جب وہ سو فیصدی جھوٹ بولنے سے نہیں ہچکچاتا تو ننانوے فیصدی جھوٹ بولنا تو اس کے لئے نہایت آسان امر ہے۔ سو میں نے اس خطبہ جمعہ میں ماں باپ کو توجہ دلائی تھی۔ اور خود طالب علموں کو بھی توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنے آپ کو مختلف کاموں اور پیشوں کے لئے تیار کریں۔ گورنمنٹ کے پاس صرف فوجی محکمہ ہی نہیں بلکہ ۱۵۔ ۲۰ قسم کے محکمے ہیں۔ جہاں ہمارے نوجوان جاسکتے ہیں۔ اور اچھی آمد پیدا کرسکتے ہیں تم اگر مختلف محکموں میں جاؤ۔ تو تم پر دشمن کی خواہ مخواہ نظر نہیں پڑے گی اور اسے یہ اعتراض کرنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ کہ تم کسی خاص مقصد کے لئے اس محکمہ میں گئے ہو۔ تمہارا فوج میں جانا صرف قومی

خدمت کے جذبہ کی وجہ سے

تھا۔ اور یا پھر تمہیں یہ خیال تھا۔ کہ فوج میں تنخواہ زیادہ ملتی ہے۔ حالانکہ مالی لحاظ سے اور بھی بہت سے ایسے محکمے ہیں۔ جہاں روپیہ کمایا جاسکتا ہے۔ بہرحال تمہارا یہ فعل کسی سکیم کے ماتحت نہیں تھا۔ لیکن دشمن نے یہ اعتراض کیا۔ کہ تم کسی خاص سکیم کے ماتحت فوج میں گئے ہو۔ گویا ایک طرف تمہارا ذاتی نقصان ہوا۔ اور دوسری طرف

قومی نقصان

ہوا۔ کہ خواہ مخواہ دشمن کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل گیا۔

میں آج پھر ماں باپ کو اور جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اب امتحانات قریب ہیں۔ چند ماہ کے بعد

نئے گریجوایٹ

پیدا ہوں گے۔ نئے ایم۔ اے پیدا ہوں گے۔ نئے گریجوایٹ نکلیں گے۔ سکولوں سے نئے طلباء نکلیں گے۔ اور انہیں اپنے مستقبل کے لئے مختلف مضامین چننے ہوں گے۔ اس لئے مضامین کے انتخاب کے وقت تم کسی صیغہ کو بھی اپنے سامنے رکھو گے۔ تو اس میں جانے کے لئے تمہارے لئے زیادہ سہولت ہوگی۔

اس سلسلہ میں میں نے وکلاء اور ناظروں کو اس طرف توجہ دلائی تھی، کہ وہ اپنے کاموں کے متعلق

تفصیلی سکیم

تیار کر کے پندرہ سولہ جنوری تک میرے سامنے پیش کریں۔ لیکن وکلاء اور ناظر شاید جمعہ میں بھی شامل نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی الفضل میں شائع شدہ خطبہ پڑھتے ہیں۔ کیونکہ کسی ایک ناظر یا وکیل نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور کسی وکیل اور کسی ناظر نے اپنی ایک سالہ یا دو سالہ یا سہ سالہ سکیم تیار کر کے میرے سامنے پیش نہیں کی۔ (اس خطبہ کے بعد بعض ناظروں نے کچھ خاکے پیش کئے۔ مگر تحریک کے وکلاء میں سے ایک کو بھی یہ توفیق نہیں ملی) حالانکہ میں نے بتایا تھا کہ وقت آتا ہے اور گذر جاتا ہے۔ ہم لوگ وقت گزر جانے کے بعد افسوس کرتے ہیں کہ ہم نے کوئی سکیم بنا کر اس کے مطابق کام نہیں کیا حالانکہ ہر سال گزرنے کے بعد خواہ ہم روتے رہیں چلاتے رہیں۔ اس نے بنتا کیا ہے۔ وقت سے پہلے سکیم بنانی چاہیئے تاکہ سال کے آخر میں ہم اس کا نتیجہ دیکھ سکیں۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ کسی ناظر اور وکیل نے میرے سامنے اپنے محکمہ کے لئے کوئی سکیم پیش نہیں کی۔ میں آج خطبہ کے ذریعہ

انہیں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ قوم کے لیڈر سمجھے جاتے ہیں۔ وہ

قوم کے راہنما

سمجھے جاتے ہیں۔ وہ قوم کے ماں باپ سمجھے جاتے ہیں۔ اور جس قوم کے لیڈر راہنما اور ماں باپ اپنے فرائض سے غافل ہوں۔ اس کی ترقی میں جو روکیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ ان کا اندازہ تم خود لگا سکتے ہو۔ باپ بننا آسان امر نہیں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ ایک باپ جس کے دو تین بیٹے ہوتے ہیں۔ اسے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ اسے ان کے کھلانے کا فکر ہوتا ہے۔ ان کے پلانے کا فکر ہوتا ہے۔ ان کے لباس کا فکر ہوتا ہے لیکن ہمارے ناظر اور وکلاء تو لاکھوں لاکھ کے باپ ہیں۔ ان کے اندر جو

فکر اور مستعدی

ہونی چاہیئے۔ وہ بہرحال اس باپ کے مقابلہ میں زیادہ ہونی چاہیئے۔ جس کے چار یا پانچ بچے ہیں لیکن عملاً یہ ہوتا ہے کہ غالباً وہ پنجابی کی اس ضرب المثل پر عمل کرتے ہیں۔ کہ

چڑھیا لوتے لتھا بھو

یعنی جس شخص پر سو روپے قرض ہوجاتا ہے۔ تو وہ بے فکر ہوجاتا ہے۔ کہ ایسے قرض اترے گا نہیں اسی طرح غالباً ہمارے ناظر اور وکیل بھی سمجھتے ہیں۔ کہ چار پانچ بچے ہوں۔ تو فکر بھی ہو۔ لیکن ہمارے بچے تو اب لاکھوں ہو گئے ہیں۔ اب فکر کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیا ہمارے ناظروں اور وکلاء نے کبھی یہ غور بھی کیا ہے۔ کہ ناظر یا وکیل بننا کتنی بڑی عزت کی بات ہے۔ کسی شخص کو اگر ایک

منظم قوم کا لیڈر

بننے کا موقعہ مل جائے۔ تو اس کی سات پشتوں کو اگر چوہڑوں کی طرح بھی کام کرنے کا موقعہ ملے

تو وہ اسے اپنے لئے قابل فخر سمجھیں گے۔ دنیا میں کس طرح لوگ لیڈر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلم لیگ میں دیکھو کتنی تفرقہ بازی ہے۔ مولوی لوگ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے گلے کا ہار بنے ہوئے ہیں۔ یہ صرف اسی چیز کے نتیجہ ہے۔ جو تمہیں مفت مل گئی ہے۔ کیا یہ بے قدری اس لئے ہے۔ کہ تمہیں یہ لیڈری مفت مل گئی ہے۔ اگر تم کسی اور جماعت میں ہوتے۔ تو لیڈری حاصل کرنے کے لئے تمہیں ہزاروں منصوبے کرنے پڑتے۔ ہزاروں جھوٹ بولنے پڑتے اور

قسم قسم کی دھوکہ بازیاں

کرنی پڑتیں۔ کہ کس طرح تم دوسروں کو گراؤ۔ اور خود آگے آؤ۔ اور اگر تم ان منصوبوں جھوٹوں اور دھوکہ بازیوں کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتے تو اس قوم کے لیڈر بن جاتے۔ لیکن ساتھ ہی شیطان بھی بن جاتے۔ پس ایک لیڈری شیطان بن کر ملتی ہے۔ اور ایک لیڈری خدا تعالےٰ کے فضل کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ ان دونوں میں کتنا فرق ہے۔ دنیا میں ایسے خوش قسمت لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔ جن کو فریب دھوکہ بازی اور منصوبہ بازی کے بغیر لیڈری مل جائے۔ بعض لوگ

قوم کی خدمت

کرتے ہیں۔ اور اس طرح آگے آجاتے ہیں۔ مثلاً سر سید علی گڑھی۔ مولانا محمد علی جوہر۔ میاں فضل حسین اور قائد اعظم محمد علی جناح سر اقبال۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو تمام مسلمان جانتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ذاتی اغراض کے لئے کوئی کام نہیں کیا۔ بلکہ محض قوم کی خدمت کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالےٰ انہیں آگے لے آیا۔ مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ ورنہ چھوٹی چھوٹی انجمنوں تک میں ہزاروں ریشہ دوانیاں ہوتی ہیں۔ کہ کس طرح کوئی خاص پارٹی آگے آجائے۔ اور غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ زید یا بکر اس

انجمن کے لیڈر

بن جائیں۔ سیکرٹری بن جائیں۔ یا انہیں کوئی اور عہدہ مل جائے۔ ایسے آدمی جنھوں نے قوم کی خدمت کی۔ اور آگے آئے۔ وہ کروڑوں کی جماعت میں درجنوں اور بیسیوں کے اندر ہی رہ جاتے ہیں لیکن ہماری جماعت میں بغیر کسی قسم کے دھوکہ۔ فریب اور منصوبہ کے آپ ہی آپ

نظام کے ماتحت

کچھ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جماعت کی باگ ان کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ ان کی زندگیوں میں تو ایک تغیر ہونا چاہیئے تھا۔ جس طرح خدا تعالےٰ نے ان سے سلوک کیا ہے۔ اور انہیں بلا استحقاق قوم کا لیڈر بنا دیا ہے۔ اسی طرح ان کا بھی فرض ہے کہ وہ ایسے لیڈر بنیں جن کی مثال دنیا میں ملنی مشکل ہو۔ ان کے کام

اپنے نفس کی خاطر

نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ان کے کردار۔ ان کے افعال۔ ان کے اخلاق اور ان کے طریق خالصۃً مذہب کے لئے وقف ہوں۔ اور جب کسی کی زندگی خالصۃً کسی مذہب یا جماعت کے لئے ہو جاتی ہے۔ تو اس کے عمل میں دیوانگی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ڈاک خانہ بن کر نہیں رہ جاتا۔ کہ چند خطوط کا جواب دے دیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ بڑا کام کیا ہے۔ بلکہ ایسا شخص رات دن سکیمیں سوچتا ہے۔ کہ کس کس طرح میں اپنی قوم کو اونچا کروں۔ جس کی وجہ سے اسے عزت ملی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ

خدا تعالےٰ کی خاطر

جو خدمات کی جاتی ہیں۔ وہ پے در پے نفع لاتی ہیں۔ ان کی یہ خدمت بھی بلا معاوضہ نہیں ہوتی فرض کرو جماعت اب تین لاکھ کی ہے۔ اور وہ قربانی کرتے ہیں۔ اور تعداد تین لاکھ سے چھ لاکھ ہو جاتی ہے۔ تو انہوں نے صرف قوم کی خدمت نہیں کی۔ انہوں نے اپنی خدمت بھی کی ہے۔ وہ پہلے تین لاکھ کے لیڈر تھے۔ اب چھ لاکھ کے لیڈر ہو گئے۔ اگر وہ اور قربانی کریں۔ اور تعداد بارہ لاکھ ہو جائے۔ تو یہ خدمت اسلام کی بھی ہو گی۔ مگر ساتھ ہی اپنی خدمت بھی ہو گی کیونکہ کل وہ چھ لاکھ کے لیڈر تھے۔ تو آج وہ بارہ لاکھ کے لیڈر بن گئے ہیں۔ غرض ان کے اندر ایسی دیوانگی ہونی چاہیئے۔ جو دوسری قوموں میں نہ ملے۔ لیکن ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ

یورپین قوموں میں

کسی قدر دیوانگی پائی جاتی ہے۔ اگرچہ اتنی نہیں جتنی اسلام چاہتا ہے۔ لیکن ہمارے ناظر اور وکلاء پوسٹ آفس سے بن جاتے ہیں۔ کہ خط آیا۔ اور اس کا جواب دے دیا۔ میں ایک دفعہ ان کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے فرائض کو سمجھو۔ تم نے بہت بڑا کام کرنا ہے۔ تمہاری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ تم اس دن کو یاد کرو جب تم خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہو گے۔ تو کیا کہو گے کہ تم کس استحقاق کے ماتحت لیڈر بنے مسلم لیگ کی کتنی طاقت ہے۔ لیکن دیکھ لو۔ لیگ کی اخباروں میں پرائم منسٹر اور دوسرے وزراء پر کس طرح پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں۔ لیکن تم

جماعت کے نظام میں

کس طرح محفوظ ہو۔ اس لئے نہیں کہ تم مکمل ہو بلکہ اس لئے کہ جماعت تم پر پھبتیاں اڑانے کی اجازت نہیں دیتی۔ وہ تمہاری عزت کی اتنی حفاظت کرتی ہے۔ جتنی دوسری جماعتیں نہیں کرتیں۔ یہ بھی ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اگر تم اس احسان کو ہی سمجھو تو تمہارے کام کی روح کئی گنا تیز ہو جائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا۔

میں نماز کے بعد بعض جنازے پڑھاؤں گا۔

مریم بیگم صاحبہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ ایک صحابی کی لڑکی تھیں۔ اور ایک ایسے علاقہ کی رہنے والی تھیں جہاں احمدی کم ہیں۔

محمد نواز خان صاحب ولد سردار حق نواز خان صاحب۔ یہ نوجوان سندھ کے ایک ایسے علاقہ میں فوت ہوئے۔ جہاں احمدی جماعت کی تعداد کم ہے

کریم بی بی صاحبہ۔ عطا محمد صاحب احمد نگر کی کی والدہ ہیں چک نمبر ۳۹ ضلع ملتان میں فوت ہوئی ہیں۔ عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔ موصیہ تھیں۔ صرف دو تین احمدیوں نے جنازہ پڑھا۔

اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جامکے ضلع سیالکوٹ۔ محمد شفیع صاحب اشرف طالب علم جامعۃ المبشرین کے دادا تھے۔ صحابی تھے۔ اپنی زندگی میں چالیس سے زائد دفعہ اعتکاف بیٹھے۔ عمر ۸۰ سال کے قریب تھی۔

امیر بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری خواجہ خان صاحب کاٹھ گڑھ۔ عبد الکریم صاحب کاٹھ گڑھی کی دادی تھیں۔ عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔ ایک ہی روز میں فالج کے حملہ سے فوت ہو گئیں نماز جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

خلیل احمد منگلی کوئٹہ۔ سید محمد اصغر صاحب مونگھیری حال کراچی کے لڑکے تھے۔ ہر جوزی کو موٹر کے حادثہ میں اچانک فوت ہو گئے۔

مرزا یعقوب بیگ صاحب کی لڑکی بعمر ۱۸ سال بنی سرٹوڈ سندھ میں فوت ہو گئی ہیں۔

زینب بی بی صاحبہ بیوہ بابو الٰہی بخش صاحب مرحوم حیدر آباد سندھ میں بعارضہ فالج فوت ہو گئی ہیں۔ ان کے خاوند بابو الٰہی بخش صاحب مخلص احمدی تھے۔ مرحومہ کی عمر ۶۵ برس کی تھی۔

فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد سعید صاحب ملتان موصیہ تھیں۔ اب ربوہ میں بطور امانت دفن کی گئی ہیں۔

یہ نو جنازے ہیں جو میں نماز کے بعد پڑھاؤں گا

جماعت احمدیہ کی ۳۳ تینتیسویں مجلس مشاورت

۱۱ تا ۱۳ شہادت ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۱ تا ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ منعقد ہو گی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی تینتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۱ تا ۱۳ شہادت ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۱ تا ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ ہو گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا جلد انتخاب کر کے نظارت ہذا کو اطلاع دیں:۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ کما حقہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہا۔

قرآن مجید کی معجزانہ بلاغت و ترتیب کی چند ایک مثالیں

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار الفضل ۱۰ جنوری ۵۲ء)

(از قلم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اسی طرح لفظ قال موقع محل کے تقاضا سے اس آیت میں بھی حذف کیا گیا ہے۔ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علٰی انفسهم ــــ الست بربکم ط قالوا بلٰی شهدنا ان تقولوا یوم القیامة انا کنا عن هٰذا غٰفلین۔ (الاعراف ع ۱۹ آیت ۱۷۱) اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی ذریت کو پشت در پشت سزا سے پکڑا۔ اور ان کو ان کے اپنے نفسوں کے خلاف گواہ ٹھیرایا (کہا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ ہم نے دیکھ لیا (اور اقراری ہیں) یہ اس لئے کہ تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو۔ کہ ہم اس سے غافل تھے اس آیت میں بھی غیر معمولی قہاری تجلی کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اس سے ماقبل آیت واذ نتقنا الجبل فوقهم کانه ظلة وظنوا انه واقع بهم خذوا ما اٰتینٰکم بقوّة واذکروا ما فیه لعلکم تتقون۔ میں خذوا ما اٰتینٰکم سے پہلے "قال" محذوف ہے۔ گویا جس قہاری تجلی کے ماتحت الست بربکم کا جواب بلٰی سے دیا گیا ہے۔ وہ ایسی ہیبتناک تھی۔ کہ وہ بذات خود قول کا قائم مقام بن گئی۔ اور "قال" کے کہنے کی ضرورت نہ رہی۔ بلکہ واقعات لسانِ حال سے بولے۔ اور ان سے مخاطب ہوئے۔ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ اور جواب بلٰی شهدنا (کیوں نہیں ہم نے مشاہدہ کر لیا ہے اور ہم اقراری ہیں) اگرچہ دو لفظ ہیں۔ لیکن اس جواب کا یہی غایت درجہ اختصار از خود پتہ دیتا ہے۔ کہ جس تجلی کا اس آیت میں ذکر ہے۔ وہ بھی بہت ہی ہیبتناک تھی۔ کیونکہ غایت درجہ خوف وہراس میں انسان کی پکار اور اس کا جواب دو حرفی ہی ہوتا ہے۔ مثلاً آگ لگنے یا چور کا علم ہونے پر لفظ آگ اور چور ہی بے ساختہ زبان سے نکلتے ہیں۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے۔ ؎

لفظة الغارق فی آلامه
یرتجی الشاطئ بین الظلم
قلّت الاُحرف فیهـا
انما کثر فیها معانی الالم

یعنی دکھوں میں غرق انسان جو اندھیروں میں کنارے پہنچنے کی امید رکھتا ہے۔ اس کی بات میں حرف تھوڑے مگر درد و دکھ کے معانی بہت ہوتے ہیں۔

سورۃ الاعراف کی آیت مذکورہ بالا میں جواب "بلٰی شهدنا" گو غایت درجہ مختصر ہے۔ مگر اپنے اس اختصار سے پتہ دیتا ہے۔ کہ نہایت ہی مہیب اور پُر رعب قہاری تجلی یہاں مراد ہے۔ جس کی دہشت سے بنی آدم کو خدا تعالےٰ کی وحدانیت اور ربوبیت کا اقرار کرنا پڑا۔ پس اس آیت کی بلاغت ایک طرف لفظ "قال" کے محذوف ہونے اور دوسری طرف اس جواب کے مختصر ہونے میں نمایاں ہے۔ الست بربکم سے پہلے قال کو حذف کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس مواخذہ والی قہاری تجلی کا تعلق قول سے نہیں۔ بلکہ حال سے ہے۔ اور بنی آدم کی ذریت کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے۔ وہ اس کی روح کی گہرائیوں سے نکلا ہوا جواب ہے۔ انسان پر یہ حالت اس وقت طاری ہوتی ہے۔ جب اس کے سامنے پُر رعب و پُر ہیبت تجلی ہو۔ جس سے سازِ روح کی ساری تاریں ہل جاتی ہیں۔ اور وہ بے ساختہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے جلال کے سامنے بے بس پاتا ہے۔

یہ تیسری مثال ہے اس بات کے ثبوت میں کہ قرآن مجید کے پُر حکمت بلیغ کلام میں لفظ قال یونہی بلاوجہ حذف نہیں ہوتا۔ بلکہ موقع اور محل کے تقاضا سے چھوڑا جاتا ہے۔ علامہ زمخشری نے محولہ بالا آیت کی شرح میں قالوا بلٰی شهدنا میں لفظ قالوا کا مفہوم مجازاً حالی اقرار کے معنوں میں لیا ہے۔ یعنی یہ کہ بنی آدم کی ذریت کی روحوں نے جو اقرار کیا ہے۔ وہ زبانِ قال سے نہیں بلکہ زبانِ حال سے کیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک لفظ قالوا بطور استعارہ اور مجاز کے ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی قہاری تجلی انتہائی طور پر ہیبتناک ہوتی ہے۔ تو پھر زبان سے بھی اور حال سے بھی انسان اس کی وحدانیت اور ربوبیت کا اقرار اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر آن اور ہر لحظ میں اور ہر حالت میں زبان سے بھی اقرار کرتا ہے۔ اس لئے لفظ قالوا محض مجاز و استعارہ کے طور پر نہیں بلکہ امر واقعہ کے بیان کے لئے برمحل وارد ہوا ہے۔ ایک جگہ لفظ قال کا محذوف ہونا اور دوسری جگہ لفظ قالوا کا وارد ہونا دونوں اپنی اپنی جگہ پر واقعات کی تصویر ہیں۔ اور بلاغت کی یہی تعریف ہے۔ کہ واقعات کی صحیح تصویر کلام میں اتار دی جائے۔ جیسے کیمرہ انسان کی تصویر کھینچتا ہے اور جہاں آنکھ ہوتی ہے۔ وہاں آنکھ اور جہاں ناک اور کان ہوتے ہیں۔ وہاں ناک اور کان دکھلائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آیت زیر بحث میں بھی یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ کہ واقعہ کی تصویر بغیر کم و کاست کھینچی گئی ہے۔ جیسا کہ ابھی اسکی تھوڑی سی تفصیل عرض کی جائے گی۔

علامہ زمخشری نے اس آیت کی شرح میں یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ یہاں بنی آدم کی ذریت میں سے کون لوگ مراد ہیں؟ اور اس کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ یہودیوں کے آباؤ اجداد مراد ہیں۔ جنہوں نے شرک کیا۔ اور اس جواب کی تائید میں انہوں نے اس آیت کا سیاق و سباق بطور دلیل پیش کیا ہے۔ جیسا کہ اس آیت کے معاً بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ او تقولوا انما اشرک اٰباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون۔ یعنی یا یہ نہ کہہ دو۔ کہ ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا۔ اور ہم ان کی اولاد ہیں۔ کیا تو ہمیں باطل پرستوں کی کرتوت کی وجہ سے ہلاک کرے گا علامہ زمخشری رح کا یہ استدلال نہایت صحیح ہے۔

اس سے قبل کے رکوع ۱۹ میں بھی ان یہودیوں کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے سبت کی بے حرمتی کی۔ اور پھر اس سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو خدا کے حکموں کو توڑنے کی وجہ سے ان پر نازل ہوئی۔ یعنی وہ ذلیل بندر بنائے گئے۔ غیر قومیں ان پر مسلط کی گئیں۔ اور وہ زمین میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پراگندہ کر دیئے گئے۔ یہ دونوں رکوع انہی گردن کش نافرمان یہودیوں اور ان کی بداعمالی کی پاداش سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے اس میں ذرہ بھر بھی شبہ نہیں۔ کہ یہاں بنی آدم سے مراد نافرمان یہودی اور ان کی ذریت ہے۔

علامہ زمخشری رح کے استدلال کے پیش نظر قرآن مجید کی آیت واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علٰی انفسهم کا مفہوم نہایت واضح ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ لفظ اخذ سے مراد مواخذہ ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں ان معنوں میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ سورہ اعراف کے اسی سترھویں رکوع میں ہی لفظ اخذ تین معنوں میں وارد ہوا ہے۔ ایک سزا کے معنوں میں جیسے فرمایا۔ واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون۔ یعنی ہم نے ظالموں کو ان کی بدعہدی اور بدکاریوں کی وجہ سے نہایت ہی سخت سزا میں پکڑ لیا۔

(۲) دوسرا مفہوم اخذ کا عہد لینا اور اس کے لئے ذمہ وار قرار دینا ــ فرماتا ہے الم یؤخذ علیهم میثاق الکتاب ان لا یقولوا علی الله الا الحق۔

(۳) اخذ کے تیسرے معنی مضبوطی سے عمل کرنے کے ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ خذوا ما اٰتینٰکم بقوة۔ یعنی جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس پر مضبوطی سے عمل کرو۔ قرآن مجید میں لفظ اخذ اپنے صلہ من کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے معنے مضبوطی سے گرفت کرنے اور سزا دینے کے ہیں۔ چنانچہ سورہ واقعہ کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منه بالیمین۔ ثم لقطعنا منه الوتین آیت ۵۹۔ یعنی اگر یہ رسول کوئی ایک بات بھی افترا کرے۔ تو ہم دائیں ہاتھ سے اس کو پکڑ لیں۔ اور اس کی شاہ رگ کو کاٹ دیں (اخذ منه کے معنے تمکّن منه۔ مضبوطی سے اس کی گرفت کی) پس آیت واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظهورهم ذریتهم میں بھی شدید مواخذہ اور ذمہ دار گرداننا ہی مراد ہے۔ الفاظ من ظهورهم کے متعلق علامہ زمخشری رح اور دیگر مفسرین نے واضح کیا ہے۔ کہ یہ جملہ بدل بعض ہے کل کا جو بنی آدم ہے۔ اور عبارت یوں ہے۔ من ظهور بنی اٰدم۔ یعنی بنی آدم کی پیٹھوں سے۔

قواعد کے لحاظ سے اس نحوی ترکیب کے متعلق جو انہوں نے بیان کی ہے۔ مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن میرے لئے اس قسم کی توجیہہ تسلی بخش نہیں۔ درحقیقت یہاں اس عبرانی محاورہ کو دُہرایا گیا ہے۔ جو تورات میں بار بار استعمال ہوا ہے۔ اور جس میں اس سزا کا ذکر ہے۔ جو خداوند خدا کے آئین (شریعت) اور حکموں کی نافرمانی کی وجہ سے بنی اسرائیل کو دیئے جانے کی نہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ بلکہ تقریباً ہر نبی جو بعد میں آیا ہے۔ وہ اس پشت در پشت دیئے جانے والی سزا کا ذکر کسی نہ کسی رنگ میں کرتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ خروج باب ۲۰ میں بنی اسرائیل کو بایں الفاظ مخاطب کیا گیا ہے:۔

"خداوند تیرا خدا جو تجھے ملک مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا۔ میں ہوں میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا...... تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا۔ اور نہ ان کی عبادت کرنا۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔ اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔ ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی سزا دیتا ہوں" (۱-۶)

اسی طرح خروج باب ۳۱ میں فرماتا ہے:۔

"اور خداوند نے موسیٰ ؑ سے کہا۔ تو بنی اسرائیل سے یہ بھی کہہ دینا کہ تم میرے سبتوں کو ضرور ماننا۔ اس لئے کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان تمہاری پشت در پشت ایک نشان رہے گا۔......... پس بنی اسرائیل سبت کو مانیں۔ اور پشت در پشت اسے دائمی عہد جان کر اس کا لحاظ رکھیں۔" (۱۲-۱۸)

اور استثناء باب ۶ میں ہے۔

"اور جب آئندہ زمانہ میں تیرے بیٹے تجھ سے سوال کریں۔ کہ جن شہادتوں اور آئین اور فرمان کے ماننے کا حکم خداوند ہمارے خدا نے تم کو دیا ہے۔ ان کا مطلب کیا ہے؟ تو تُو اپنے بیٹوں کو یہ جواب دینا کہ جب ہم مصر میں فرعون کے غلام تھے۔ تو خداوند اپنے زور آور ہاتھوں سے ہم کو مصر سے نکال لایا۔ اور خداوند نے بڑے بڑے اور ہولناک عجائب و نشان ہمارے سامنے اہل مصر اور فرعون اور اس کے سب گھرانے پر کر کے دکھائے۔ اور ہم کو وہاں سے نکال لایا۔ تاکہ ہم کو اس ملک میں جسے ہمیں دینے کی قسم اس نے ہمارے

باپ دادا سے کھائی ہے سو خداوند نے ہمیں ان سب احکام پر عمل کرنے ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ اور ہمیشہ اپنی بھلائی کے لئے خداوند اپنے خدا کا خوف ماننے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ ہم کو زندہ رکھے جیسا کہ آج کے دن ظاہر ہے۔" (۲۰-۲۵)

اور باب ۸ میں فرماتا ہے:۔

"اور ایسا نہ ہو کہ تو اپنے دل میں کہنے لگے کہ میری ہی طاقت اور ہاتھ سے یہ دولت مجھے نصیب ہوئی ہے بلکہ تو خداوند اپنے خدا کو یاد رکھنا کیونکہ وہی تجھ کو دولت حاصل کرنے کی قوت اس لئے دیتا ہے کہ اپنے اس عہد کو جس کی قسم اس نے تیرے باپ دادا سے کھائی تھی قائم رکھے جیسا آج کے دن ظاہر ہے اور تو اگر کبھی خداوند اپنے خدا کو بھول لے اور اور معبودوں کا پیرو بن کر ان کی عبادت اور پرستش کرے تو میں آج کے دن تم کو آگاہ کئے دیتا ہوں کہ تم ضرور ہی نیست ہو جاؤ گے۔ جن قوموں کو خداوند تمہارے سامنے ہلاک کرنے کو ہے انہی کی طرح تم خداوند اپنے خدا کی بات نہ ماننے کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ گے۔" (۱۷-۲۰)

اسی طرح باپ دادا کی غلطیوں کی وجہ سے ان کی اولاد سے مؤاخذہ کرنے کے متعلق فرماتا ہے:۔

"خداوند قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے وہ گناہ اور خطا کو بخش دیتا ہے لیکن مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ باپ دادا کے گناہ کی سزا ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے۔" (گنتی باب ۱۴ آیت ۱۸)

یہودیوں کی نافرمانی کی حالت میں ان کی ذریت کے مؤاخذہ کی پیشگوئی کرتے ہوئے احبار باب ۲۶ میں فرماتا ہے:۔

"اور تم غیر قوموں کے درمیان پراگندہ ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے اور تمہارے دشمنوں کی زمین تم کو کھا جائے گی اور تم میں سے جو باقی بچیں گے وہ اپنی بدکاری کے سبب تمہارے دشمنوں کے ملکوں میں گھلتے رہیں گے اور اپنے باپ دادا کی بدکاری کے سبب سے بھی وہ انہی کی طرح گھلتے جائیں گے۔ تب وہ اپنی اور اپنے باپ دادا کی بدکاری کا اقرار کریں گے کہ انہوں نے مجھ سے خلاف ورزی کر کے میری حکم عدولی کی۔ اور یہ بھی مان لیں گے کہ چونکہ وہ میرے خلاف چلے تھے اس لئے میں بھی ان کا مخالف ہوا اور ان کو ان کے دشمن کے ملک میں لا چھوڑا۔ اگر اس وقت ان کا نامختون دل عاجز بن جائے اور وہ اپنی بدکاری کی سزا کو منظور کریں تب میں اپنا عہد جو یعقوب کے ساتھ دیا دکروں گا اور جو اضحاق کے ساتھ کیا اور جو عہد میں نے ابراہیم کے ساتھ باندھا تھا ان کو بھی یاد کروں گا اور اس ملک کو یاد کروں گا۔"

یہ باب آخر تک ملاحظہ ہو اس میں بنی اسرائیل کے مؤاخذہ پر توبہ کرنے پر ان کو نئے سرے سے موقع دئیے جانیکا وعدہ ہے اور اس وعدہ کا ذکر استثناء باب ۳۰ میں بھی ہے۔ فرماتا ہے:۔

"اور جب یہ سب باتیں یعنی برکت اور لعنت جن کو میں نے آج تیرے آگے رکھا ہے تجھ پر آئیں اور تو ان قوموں کے بیچ جن میں خداوند تیرے خدا نے تجھ کو ہنکا کر پہنچا دیا ہو ان کو یاد کرے اور تو اور تیری اولاد دونو خداوند اپنے خدا کی طرف پھریں اور اس کی بات ان سب احکام کے مطابق جو میں آج تجھ کو دیتا ہوں اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے مانے تو خداوند تیرا خدا تیری اسیری (قید) کو پلٹ کر تجھ پر رحم کرے گا ۔۔۔ ۔۔ تیری اولاد کے دل کا ختنہ کرے گا۔ تاکہ تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھے اور جیتا رہے۔" (۱-۶)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ برکت اور لعنت کا جو عہد بنی اسرائیل سے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے باندھا گیا وہ پشت در پشت چلنے والا عہد ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں من ظہورھم کے الفاظ زائد کر کے اس عہد کی طرف یہودیوں کو توجہ دلائی ہے اور اسے توڑنے کے بدانجام سے خبردار کیا ہے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ کا یہ حصہ کہ کس طرح وہ ساری لعنتیں ان پر بار بار اتر چلی گئیں ۔۔ جن کا ذکر تفصیل سے استثناء باب ۲۸ میں کیا گیا ہے ۔ تاریخ کا یہ حصہ نہایت ہی ہیبتناک اور عبرتناک ہے خدا تعالےٰ نے بار بار ان کی نجات کا سامان نبیوں کو وعدہ کے مطابق مبعوث کر کے مہیا کیا۔ ان انبیاء نے اپنے وعظ و نصیحت میں جب کبھی انہیں مخاطب کیا تو وہ وہ برکت اور لعنت اور پشت در پشت اثر انداز ہونے والے مؤاخذہ کا ذکر کرتے چلے گئے۔ یہانتک کہ آخر میں ان میں وہ نبی بھی آئے جنہوں نے برملا کہا کہ اب تم میں سے وہ عہد ختم ہو چکا ہے اور ایک نیا عہد تم میں قائم کیا جائے گا اور نئے عہد کے ذریعہ سے تمہیں موقع دیا جائے گا۔ اس نئے عہد کی تفصیل ملاحظہ ہو مکرم فاضل ابو العطاء صاحب کا قابل قدر اور محققانہ مضمون جو "الفرقان" گذشتہ پرچہ میں بعنوان "عہد نامہ جدید قرآن مجید ہے نہ کہ انجیل"۔ میں تفصیل سے شائع کیا گیا ہے۔ سردست زیر بحث کی تشریح کے متعلق میں صرف دو حوالے پیش کرتا ہوں۔ یرمیاہ نبی کہتے ہیں:۔

"اور خداوند فرماتا ہے جس طرح میں نے ان کی گھات میں بیٹھ کر ان کو اکھاڑا اور ڈھایا اور گرایا اور برباد کیا اور دکھ دیا۔ اسی طرح میں نگہبانی کر کے ان کو بناؤں گا اور لگاؤں گا۔ ان ایام میں پھر یوں نہ کہیں گے کہ باپ دادا نے کچے انگور کھائے اور اولاد کے دانت کھٹے ہو گئے ۔۔۔۔۔

دیکھو وہ دن آتے ہیں۔ خداوند فرماتا ہے۔ جب میں اسرائیل کے گھرانے اور یہودا کے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھوں گا اس عہد کے مطابق نہیں جو میں نے ان کے باپ دادا سے کیا جب میں نے ان کی دستگیری کی تاکہ ان کو ملک مصر سے نکال لاؤں اور انہوں نے میرے اس عہد کو توڑا اگرچہ میں ان کا مالک تھا۔" (۳۱ - ۳۸)

اس پیشگوئی کے آخر میں فرماتا ہے کہ:۔

"میں بنی اسرائیل کو ان کے سب اعمال کے سبب ترک کر دوں گا اور ایک ایسا نیا عہد قائم کیا جائے گا۔ کہ جس عہد کو مانے گا اور ایک نیا گھر تعمیر کیا جائے گا۔ وہ ہمیشہ تک نہ کبھی اکھاڑا نہ گرایا جائے گا۔"

اسی طرح حزقی ایل نبی کہتے ہیں:۔

"اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ تم اسرائیل کے حاکم کے ملک کے حق میں کیوں یہ مثل کہتے ہو کہ باپ دادا نے کچے انگور کھائے اور اولاد کے دانت کھٹے ہوئے خداوند خدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم کہ تم پھر اسرائیل میں یہ مثل نہ کہو گے دیکھ سب جانیں میری ہیں جیسی باپ کی جان ویسی بیٹے کی جان بھی میری ہے۔ جو جان گناہ کرتی ہے مرے گی ۔۔۔۔ اور اے بنی اسرائیل میں ہر ایک کی روش کے مطابق تمہاری عدالت کروں گا۔ توبہ کرو اور اپنے تمام گناہوں سے باز آؤ تاکہ بدکرداری تمہاری ہلاکت کا باعث نہ ہو۔"

(باب ۱۸ ۔ آیت ۱ ۔ ۳۱)

اس تعلق میں حزقی ایل نبی کی کتاب کا باب ۲۱ بھی ملاحظہ ہو جس میں ملک اسرائیل کے خلاف نبوت کرنے کا ذکر ہے اور ان کی تباہی کا بھی۔ ان دونوں حوالوں میں اس پشت در پشت مؤاخذہ کا صریح طور پر ذکر کیا گیا ہے جس کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی اور ان کے بعد آنے والے انبیاء علیہم السلام اس کی تصدیق کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ نئے عہد کے نبی سرور کونین ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آیا اور آپ کے ذریعہ نیا عہد نامہ پیش کیا گیا اور بنی اسرائیل کو اصلاح کا موقع دیا گیا اور اس نئے عہد کو رد کرنے پر اسی پشت در پشت مؤاخذہ کی طرف یہودیوں کی توجہ منعطف کرائی گئی ہے تاکہ وہ سمجھیں۔ شرارت سے باز آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔

چنانچہ آیت زیر بحث کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل پر ایسے طور سے حجت پوری ہو چکی ہے کہ قیامت کے روز ان کے لئے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رہی اور فرماتا ہے کہ یہ عذر نہیں سنا جائیگا کہ غلطیاں ہمارے باپ دادا نے کیں اور ہم جو ان کی اولاد ہیں ان سے مؤاخذہ نہیں ہوگا اور انہیں ہلاک نہیں کیا جائے گا وکذالک نفصل الآیات ولعلھم یرجعون ۰ کہ ہم اسی طرح آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں اور باز آئیں۔

اس آیت نے وضاحت کر دی ہے زیر تشریح آیت کی کہ اس میں اس مؤاخذہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا سلسلہ پشت در پشت بنی اسرائیل میں قائم ہوا اور ان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ پہلے عہد میں اگلی پشت در پشت اولاد کو بھی ذمہ وار گردانا گیا تھا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے (تیرے ہی بھائیوں میں) میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ یہ تیری اس درخواست کے مطابق ہوگا جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن حوراب میں کی تھی کہ مجھ کو نہ تو خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سننی پڑے اور نہ ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہو۔ تاکہ میں مر نہ جاؤں۔ اور خداوند نے مجھ سے کہا وہ جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک کہتے ہیں میں ان کیلئے انہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام ان کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب لوں گا۔"

(استثناء باب ۱۸ ۔ آیت ۱۵-۱۹)

یہ مضمون تفصیل چاہتا ہے کہ اس موعودہ نبی کے مبعوث ہونے اور اس کی سننے کے متعلق بعض انبیاء بنی اسرائیل اپنے اپنے زمانہ میں نہ صرف ان لوگوں کو جو ان کے وقت میں موجود تھے۔ بلکہ ان کی آئندہ آنے والی پشتوں کو بھی اس عہد کے نبی کے ماننے کے لئے تاکید کرتے چلے آئے ہیں۔ ان کے کلام میں اس بات کا صراحت سے ذکر ہے کہ اگر اس نبی کو نہ مانا گیا تو وہ ہمیشہ کیلئے رد کر دئیے جائیں گے اور ان پر نجات کے دروازے بند ہو جائیں گے یہی وجہ ہے کہ اس آیت میں خصوصیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے:۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا؟

جماعت احمدیہ کی قومی سیاسی اور ملّی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۲۱)

(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

قبل اس کے کہ ہم حسب وعدہ آج کی قسط میں پنجاب کے اُن چیدہ اور منتخب نمائندگان کی اس خوشی اور مسرت کا ذکر کریں۔ جو ان لوگوں کو ہمارے مکرم جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے نئے رفیع المنزلت عہدہ پر متمکن ہونے پر ہوئی پہلے ہم ایک نہایت ہی اہم غیر معمولی اور اپنی نوعیت کے بالکل نرالے واقعہ کا ذکر کرنا بیحد ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ واقعہ فرزند احمدیت کے اعلیٰ اخلاق اور شریفانہ خوصفلت پر تیز روشنی ڈالنے والا واقعہ ہے۔

جب چوہدری صاحب محترم آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب سے اپنے نئے عہدہ کا چارج لینے کے لئے عازم لاہور ہو رہے تھے۔ تب اس کمرۂ عدالت میں جہاں مقدمہ سازش دہلی کی پیروی کرنے کے لئے چوہدری صاحب مکرم پیش ہوا کرتے تھے۔ ایک واقعہ ظہور میں آیا۔ جس کا حال نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی یعنی ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے اسی دن مندرجہ لفظوں میں نشر ہو کر تمام ملکی اخباروں میں چھپ گیا تھا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے نشر کردہ واقعہ

"چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ۱۸ جون کی شام کو مقدمہ سازش دہلی کے گرانبہا فرائض سے سبکدوش ہو کر لاہور آ رہے تھے۔ اور یہاں میاں سر فضل حسین سے وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کی ممبری کا چارج لینے والے تھے۔ ۱۸ جون کو جب مقدمہ ختم ہو گیا۔ تو سب سے پہلے ٹریبونل کے صدر نے چوہدری صاحب کا ذکر نہایت اچھے الفاظ میں کیا۔ اس کے بعد (ملزموں کے وکیل) ڈاکٹر کچلو نے مختصر سی تقریر کی۔ اور خاص طور پر قابل ذکر امر یہ ہے کہ ملزمین میں سے نند کشور نگم اور ودیا بھوشن صاحب نے بھی چوہدری صاحب کی تعریف میں یکے بعد دیگرے تقریریں کیں۔ اور اس امر کا اعتراف کیا کہ چوہدری صاحب کی روش دوران مقدمہ میں بے حد شریفانہ رہی۔ سیاسی مقدمے میں ملزمین کی طرف سے سرکاری وکیل کے متعلق اس قسم کے جذبات کا اظہار بہت شاذ ملے گا۔ ایک ملزم جو بوجہ علالت ضمانت پر رہا ہے۔ چوہدری صاحب کو رخصت کرنے کے لئے دہلی اسٹیشن پر بھی آیا"۔

(ایسوسی ایٹڈ پریس ۱۸ جون ۳۱ء)

اس خبر پر بعض اخباروں نے اپنی طرف سے بھی عمدہ ریمارکس کئے۔ اور لکھا کہ

"ملزموں کے وکیل اور خود ملزموں نے چوہدری صاحب کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ چوہدری صاحب نے نازک ترین فرائض کی ادائیگی میں کتنی بڑی قابلیت اور کتنے اعلےٰ اخلاق کا ثبوت دیا ہے۔ کہ جن ملزموں کو سازش کے مجرم ثابت کرنے کے لئے آپ مقرر تھے۔ انہوں نے بھی آپ کے اخلاق اور شرافت کا اعتراف کرنا اپنا فرض سمجھا"۔

(الفضل ۲۳ جون ۱۹۳۱ء)

ان دنوں جب کہ یہ واقعات ظہور میں آ رہے تھے۔ پنجاب میں تمام سیاسی پارٹیوں سے بڑی وسیع۔ برسرِ اقتدار اور بارسوخ پارٹی نیشنل یونینسٹ پارٹی تھی۔ جس میں پنجاب کونسل کے اکثر و بیشتر ہندو و مسلمان سکھ عیسائی نمائندے شامل تھے۔ ہاں اسی پارٹی کے چیدہ اور منتخب نمائندگان پنجاب کی طرف سے اس پارٹی کے ہیڈ یعنی آنریبل سر چھوٹو رام نے بحیثیت صدر یونینسٹ پارٹی۔

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی تقرری پر مندرجہ ذیل لفظوں میں اظہار مسرت کیا۔ جو کہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے اس دن ملک کے سبھی اخباروں میں چھپ گیا تھا۔

پنجاب کے چیدہ اور منتخب مسلم و غیر مسلم نمائندگان کی طرف سے اظہار مسرت

(۱) "خرابی صحت نے میاں فضل حسین کو رخصت لینے پر مجبور کر دیا۔ جب سے آپ مرکزی حکومت میں تشریف لے گئے۔ آپ کو بے اندازہ محنت کرنی پڑی ہے اور آپ کا ایسے رفیع المنزلت منصب کے فرائض کی بجا آوری کے علاوہ بعض اہم سیاسی مسائل میں انہماک خرابی صحت کا باعث ہوا ...... ان حالات کے پیش نظر سر فضل حسین صاحب کو رخصت پر جانے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ آپ کی اس مجبوری رخصت کے متعلق اخبارات میں گوناگوں خیال آرائیاں ہو چکی ہیں۔ اور آپ کے جانشین کے متعلق بھی مختلف النوع خیالات کا اظہار ہو چکا ہے۔

یہ مسئلہ بھی انجام کار طے ہو گیا ہے۔ اور خوش قسمتی سے قرعہ انتخاب پنجاب کی ایک ہونہار شخصیت پر پڑ چکا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب جو سر فضل حسین کی عارضی جانشینی کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایک مایۂ ناز فرزند ہیں۔ سِن و سال کے اعتبار سے اگرچہ آپ ابھی نوجوان ہیں۔ لیکن آپ نے قانون کے پیشہ میں جہاں عقل و فکر کی شدید مسابقت ہوتی ہے۔ نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ وہ ایک ہونہار وکیل تھے اور محض اپنی قابلیت کے بل پر اپنے ہم چشموں میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کر چکے ہیں۔ اگر بعض افواہوں کو قابل یقین تصور کیا جائے۔ تو معلوم ہو گا کہ آج سے دو سال قبل لاہور ہائی کورٹ میں تقرر کے وقت بھی آپ کا نام پیش ہوا تھا۔ لیکن آپ کی جوان سالی اس انتخاب میں مانع آئی۔ چوہدری صاحب ۱۹۲۶ء میں پنجاب کونسل میں پہلی مرتبہ بلامقابلہ آئے تھے۔ اور ۱۹۳۰ء میں بھی آپ کا کسی نے مقابلہ نہیں کیا تھا۔ یہ اسبات کی دلیل ہے کہ آپ کو اپنے حلقۂ نیابت میں کس قدر اعتماد حاصل ہے۔ کونسل میں آپ کی کارگذاری کو بھی نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ آپ کی سحر بیانی فن مناظرہ میں خاص قابلیت اور فی البدیع اندازِ گفتگو احباب کے لئے موجب مسرت اور مخالفین کے لئے باعث حسرت و یاس ہوتا ہے۔ جب سائمن کمیشن ہندوستان آیا تو پنجاب کونسل کی یونینسٹ پارٹی نے باتفاق آراء پنجاب ریفارمز کمیٹی کی رکنیت کے لئے آپ کو منتخب کیا تھا۔ اس سلسلہ میں بھی آپکا کام قابل تحسین اور خوش آیند ثابت ہوا تھا آپ گول میز کانفرنس میں بحیثیت ڈیلیگیٹ ہو آئے ہیں۔ اور انگلستان کے مشہور و معروف سیاستدانوں سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ آپ نے اپنی خداداد قابلیت و ذہانت سے اکثر اپنے رفقاء کار کی شہرت کو گرہن آلود کر دیا۔ اگر وہ مسلمانوں کی ترقی کے آرزو مند ہیں۔ تو انہیں دوسری اقوام کے ساتھ بھی انصاف کرنے سے گریز نہیں۔ میں اپنی طرف سے اور پنجاب نیشنل یونینسٹ پارٹی کی طرف سے چوہدری صاحب کی خدمت میں عقیدت مندانہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی لارڈ ولنگڈن کے بھی شکر گذار ہیں کہ انہوں نے ہماری پارٹی کے ایک رکن کے انتخاب سے ہماری عزت افزائی فرمائی ہے مجھے اسبات کا یقین ہے کہ چوہدری صاحب اپنے جدید منصب میں بھی کافی شہرت حاصل کرنے کے بعد پارٹی کے لئے باعث افتخار ثابت ہوں گے"۔

پنجاب کونسل کی یونینسٹ پارٹی نے ۱۹ جون ۳۲ء کو میاں سر فضل حسین صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں ایک پارٹی دی۔ جس میں ۹۵ معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر چوہدری سر چھوٹو رام صاحب نے اپنی پارٹی کے رہنما کی حیثیت سے جو تقریر کی تھی اس کا ایک ٹکڑا درج ذیل ہے۔

(۲) ... "میں چوہدری ظفر اللہ خان کو گذشتہ ۸ سال سے جانتا ہوں۔ جس وقت مقدمہ سازش میرٹھ کا مقدمہ تھے اس وقت وہ وکالت میں خاص امتیاز حاصل کر چکے تھے۔ وہ ۱۹۲۶ء میں کونسل میں آئے۔ اور انہوں نے اس پر اپنی لیاقت اور فہم و تدبر کا سکّہ بٹھا دیا۔ ان کی تقریریں سنکر ارکان کو یقین ہو گیا کہ وہ بہت جلد بہت بڑے سیاستدان بننے والے ہیں۔ وہ بڑے نکتہ رس واقع ہوئے ہیں۔ ان کی تقریر میں بڑا زور ہے۔ کونسل کے بعد انہیں گول میز کانفرنس میں نمائندگی کا موقعہ ملا۔ جہاں سب جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے نمایاں امتیاز حاصل کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

انہوں نے مقدمہ سازش میں اپنے فرائض جس خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے ہیں۔ ان سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ اور اب وہ سر فضل حسین کی جگہ عارضی طور پر وائسرائے کی کونسل کے رکن مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی لیاقت اور سیرت سے صرف ان کے دوست ہی واقف نہیں۔ بلکہ اعلےٰ افسروں کو بھی اس کا احساس ہو چکا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(الفضل ۲۶ جون ۱۹۳۱ء)

درخواستہائے دعا

میری والدہ بنت غلام حاکم صاحب مرحوم کو چہرے پر کینسر سے سخت تکلیف ہے۔ آج کل میو ہاسپٹل لاہور میں ایکسرے تھرپی کے ذریعے علاج ہو رہا ہے احباب کرام و درویشان قادیان سے درخواست دعا برائے صحت عاجلہ و کاملہ ہے (عبید الرحمٰن جاوید)

(۲) میں اس سال میٹریکولیشن کے امتحان میں شامل ہو رہا ہوں۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں
خاکسار منور احمد آف چونڈہ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ

(۳) احباب دعا فرمائیں کہ میری روحانی و جسمانی کمزوریاں کو اللہ تعالےٰ دور فرمائے۔ نیز کاروبار میں ترقی عطا فرمائے میرا لڑکا محمد عطاء اللہ شاد امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کے لئے بہترین نمبروں پر کامیابی کی دعا چاہئے۔ برادرم مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب واقف زندگی پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ کی صاحبزادی بشریٰ بیگم سخت بیمار ہے۔ اسکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی جاوے
خاکسار شیخ محمد عنایت اللہ احمدی
ستارہ بوٹ ہاؤس منڈی مریدکے

چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۱ فروری بعد نماز مغرب چک ۹۹ شمالی میں زیر صدارت مولوی غلام محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی غلام رسول صاحب سابق مبلغ انگلستان نے یورپ میں اسلام کی تبلیغ کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا۔ کہ قیام لندن کے عرصہ میں میں نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو پورا ہوتے دیکھا جس میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ میں نے خواب میں سفید پرندے پکڑے ہیں۔ جس سے مراد یہ تھی۔ کہ یورپ کے سفید فام لوگ آپ کے خدام کے ذریعہ اسلام قبول کریں گے۔

جناب ڈاکٹر عبد اللہ خاں صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ضرورت امام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث کے علاوہ موجودہ زمانہ کے متعدد مسلمانوں کے لیڈروں کی تحریروں کے اقتباسات پیش کر کے ثابت کیا۔ کہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقت مقررہ پر اسلام کی دوبارہ ترقی کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے ہیں۔ جلسہ میں غیر احمدی دوست کثرت سے شریک ہوئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ جلسہ کے بعد ان طلباء کو انعام دیا گیا۔ جو کہ مورخہ ۱۰/۲/۵۲ کے امتحان میں اول۔ دوم اور سوم آئے تھے۔ آخر میں صدر صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوگیا۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا)

مقاطعہ گیران محلہ س۔ ص۔ ب۔ ا اور ط متوجہ ہوں

اراضی ربوہ کے متعلق اعلان

(۱) ایک ہزار نمبر کے مقاطعہ گیران تک الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ ایک ہزار نمبر کے بعد ۱۳۰۰ نمبر تک احباب کا نام محلہ ج میں آنے کا اندازہ ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک قطعہ ریزرو نہیں کرایا۔ ایسے دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فوراً خود آکر یا کسی نمائندہ کے ذریعہ نقشہ دیکھ کر قطعہ پسند کرلیں۔ یہ دوست اگر چاہیں۔ تو محلہ الف میں بھی زمین پسند کر سکتے ہیں۔ ۱۳۰۰ نمبر کے بعد احباب کو صرف محلہ الف میں زمین مل سکے گی۔ جن دوستوں نے ابھی تک کسی محلہ میں ریزرویشن نہیں کرائی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ فوراً خود یا کسی نمائندہ کے ذریعہ انتخاب کرلیں۔

(۲) دس مرلہ قطعات کے خریداران جنہوں نے ابھی تک زمین ریزرو نہیں کرائی۔ اس اعلان کے مخاطب نہیں ہیں۔ دس مرلہ کے قطعات چونکہ ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے۔ انتظام ہونے پر اس بارہ میں اعلان کیا جائے گا۔

(۳) آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کسی مقاطعہ گیر کو جس نے دس مرلہ سے زائد زمین خریدی ہو۔ اور دس مرلہ کے ٹکڑے حاصل کئے ہوں۔ یعنی زمین ایک کنال ہو۔ اور دس دس مرلے کے دو ٹکڑے حاصل کئے ہوں۔ اسے دس مرلہ کا ایک ٹکڑا یا زیادہ ٹکڑے فروخت کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور جن مقاطعہ گیران نے جن کا رقبہ ایک کنال یا ایک کنال سے زائد ہے۔ انہوں نے دس دس مرلہ کے قطعات لئے ہیں۔ وہ اعلان کی اشاعت کے پندرہ دن کے اندر اندر اطلاع دیں۔ کہ انہیں قطعات کی الگ الگ کیوں ضرورت ہے۔ اطلاع نہ آنے کی صورت میں الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔

(۴) محلہ الف۔ س۔ ب۔ ص اور ط کے مقاطعہ گیران کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً اپنی زمین کا قبضہ حاصل فرما کر اپنے مکان کی تعمیر شروع فرمائیں۔ اگر یکم مارچ ۱۹۵۲ء تک کسی دوست نے اپنا قبضہ حاصل کیا۔ تو اسکی ریزرویشن بغیر کسی مزید اطلاع کے منسوخ کر دی جائے گی۔ اور دوسرے دوست کو ان کی جگہ موقعہ دیا جائے گا۔

(۵) محلہ دال اور ج کا آخری نقشہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ اس لئے ان محلوں کے مقاطعہ گیران کے لئے بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ انہیں پندرہ جنوری ۵۲ء کے مطابق جاری نہیں کئے جا سکیں گے۔ اس کے لئے احباب یکم مارچ کے بعد دفتر آبادی سے استفسار فرمائیں۔

ایسے مقاطعہ گیران جنہوں نے صرف ۱۰ مرلے اراضی ہی حاصل کی ہے۔ وہ دفتر کی اجازت سے فروخت کر سکتے ہیں۔

(نائب وکیل المال جائیداد)

خطبہ نمبر کے خریداران کی خدمت میں

یکم جنوری ۵۲ء سے اب تک اس نمبر سمیت (۱۷ فروری ۵۲ء) سات پرچے خطبہ نمبر کے خریداران کی خدمت میں مورخہ ۱۱ جنوری ۵۲ء ۲۴ جنوری ۵۲ء ۲۷ جنوری ۵۲ء۔ ۳ فروری ۵۲ء ۱۳ فروری ۱۹۵۲ء ۱۵ فروری ۵۲ء کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ ہر خطبہ کی پیشانی پر خطبہ نمبر درج کیا جاتا ہے۔ اگر کسی دوست کو آئندہ کوئی خطبہ نمبر نہ ملے۔ تو فی الفور اس کی اطلاع دفتر ہذا کو دیدیں۔ اور ایک شکایت اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کو تحریر فرمائیں۔ تاکہ تدارک کی کوشش کی جائے۔

(مینجر)

قرآن مجید کی معجزانہ بلاغت (بقیہ صفحہ ۵)

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ یعنی تیرے رب نے پہلے سے بنی اسرائیل کی ذریت کو تجھ پر ایمان لانے کے لئے ذمہ وار قرار دیا ہے اور یہ کہ جس طرح پہلے نافرمانی پر ان سے بار بار مواخذہ ہوا اب بھی اسی طرح مواخذہ ہوگا۔ اور یہ کہ ان کے لئے محاسبہ کے دن یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہے گی کہ ہم اس بات سے غافل تھے۔

بالآخر قارئین کرام سے یہ التماس ہے۔ کہ سورۃ اعراف کے محولہ بالا دو رکوع کو کسی مترجم قرآن مجید سے پڑھیں شروع سے آخر تک آیات کا باہمی تعلق مذکورہ بالا شرح کے پیش نظر از خود ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی تاریخ کا علم ہو ان کی تاریخ یادداشت کا خلاصہ یہی دو لفظ ہیں بلیٰ شہدنا۔ انہوں نے نہایت بے باکی سے شریعت کے احکام توڑے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی گرفت نے انہیں بار بار کچلا اور پامال کیا۔ تو وہ چلا اٹھے دبے اور گڑگڑائے اور خدائے واحد یگانہ کے آستانہ پر گرے اور بلیٰ اور شہدنا کہہ کر اقرار کیا۔ انبیاء بنی اسرائیل کے صحیفے گریہ و زاری ان کی تاریخ کا لب لباب ہیں نیز بیت المقدس کی دیوار گریہ میں اب تک اس کا نشان قائم ہے۔ اب جو شخص بنی اسرائیل کی اس تاریخ سے ناواقف ہوگا وہ الست بربکم۔ قالوا بلیٰ شہدنا کے الفاظ سے کیا حاصل کر سکتا ہے اسی طرح اس کے ماسبق اور مابعد کی آیات کی ترتیب سمجھنے کے لئے بھی اس قوم کی تاریخ سے واقفیت ضروری ہے۔ جیسا کہ عربی زبان اور قرآن حکیم کے اسلوب بلیغ سے واقفیت بھی۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں۔ تو عرب میں بسنے والی قوم یہود اپنی تاریخ سے بھی واقف تھی۔ اور عربی زبان کے اسالیب سے بھی۔ مگر بعد زمانہ اور جہالت کی وجہ سے آیات کا مفہوم ذہنوں سے ناپید ہو چکا ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی برکت سے پھر بحال کیا جا رہا ہے۔

پرچہ نہ ملنے کی شکائت

اگر کسی دوست کو کوئی پرچہ نہ ملے تو

اول:۔ دفتر ہذا کو اس پرچہ کے نمبر اور تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرمائیں۔

دوم:۔ اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کو شکایت تحریر کریں محض یہ لکھ دینا کہ "پرچے باقاعدہ نہیں ملتے" یا "کئی پرچے نہیں ملے" کارروائی کے لئے کافی نہیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جب بھی کسی دوست کی جانب سے معین شکایت موصول ہوتی ہے۔ دفتر ہذا اس پر سپرنٹنڈنٹ صاحب (R-M-S) لاہور کو تحریری طور پر توجہ دلاتا ہے۔ اگر احباب (جنہیں شکایت ہو) اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کو بھی شکایت تحریر کریں تو جلد ہی تدارک ہو سکتا ہے۔

(مینجر)

غیر ملکی فوجوں کے ساتھ تعاون قابل سزا جرم قرار دیا جائے

مصر کی وفد پارٹی پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش کریگی

لنڈن ۱۶ فروری ۔ مصر میں مقیم "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ مصری پارلیمنٹ میں وفد پارٹی کے لیڈروں اور نمائندوں کی بہت بڑی اکثریت ہے ۔ انہوں نے علی ماہر پاشا کی وزارت کو تنگ کرنے کے لئے دو فیصلے کئے ہیں ۔ سب سے پہلے وہ ایک مسودہ قانون کی توثیق کرانے پر زور دیں گے ۔ جس کی رو سے مصر کی سرزمین پر غیر ملکی فوجوں کے ساتھ تعاون قابل سزا جرم قرار دیا جائے گا ۔ اس کے بعد حکام پر زور دیا جائے گا کہ مارشل لاء کو نہایت محدود حلقوں میں نافذ رکھا جائے ۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ اگر وفد پارٹی کی طرف سے مذکورہ امور پر زیادہ زور دیا گیا تو شاہ کو مجبوراً پارلیمنٹ توڑنی پڑے گی ۔

سابق وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا نے مطالبہ کیا ہے کہ خطہ سویز میں برطانی باشندوں کو سامان اور کارکن نہ بھیجے جائیں اور پابندیاں جاری رکھی جائیں تاہم برطانی فوجوں کے مصری ملازمین اور خطہ سویز کے کارکن کام پر جانے لگے ہیں ۔ (اسٹار)

جاپان کو سٹرلنگ میں ادائیگی کی جائیگی

لنڈن ۱۶ فروری ۔ برطانوی آئرن اینڈ سٹیل کارپوریشن نے جاپان میں فولاد تیار کرنے والی فرموں کو مطلع کیا ہے کہ ۵۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کا جو جاپانی فولاد وہ خرید رہے ہیں اس کی قیمت صرف سٹرلنگ میں ادا کی جاسکتی ہے ۔ جاپانیوں نے اس ۱۰۹,۰۰۰ ٹن فولاد کی قیمت ڈالروں میں یا مال کی صورت میں طلب کی تھی (اسٹار)

نئے شہر کی تعمیر کا کام

حیدر آباد (سندھ) ۱۶ فروری ۔ حیدر آباد کے کلکٹر نے حکومت سندھ کو لکھا ہے کہ انہیں اس کی اجازت دی جائے کہ حکومت کے مشاورتی سروے کی مدد سے یہاں کے قریب نئے شہر کی تعمیر کا کام وہ شروع کردیں ۔ یاد ہوگا کہ حکومت نے ۲۰۰۰ ایکڑ اراضی کے رقبہ میں ایک ایسے شہر کی تجویز منظور کرلی ہے جس میں تقریباً ۲۰,۰۰۰ آدمیوں کی گنجائش ہوگی ۔ (اسٹار)

انٹر کالج کھیلوں کا مقابلہ

حیدر آباد (سندھ) ۱۶ فروری یہاں کھیلوں کا انٹر کالج مقابلہ آج اور کل ہونے والا ہے ۔

سندھ کے تمام کالجوں نے اپنی اپنی ٹیموں کے نام بھیجے ہیں ۔ مقابلہ میں شریک ہونے والوں کے لئے ایک بڑی ٹرافی بھی رکھی گئی ہے جو اس کالج کو ملے گی جس کی ٹیم سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گی ۔ (اسٹار)

متحدہ محاذ قائم کرنیکا فیصلہ

مدراس ۱۶ فروری ۔ مدراس کی غیر کانگرسی پارٹیوں نے مدراس میں وزارت قائم کرنے کے لئے متحدہ محاذ قائم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے ۔

امریکہ بہت بڑی جنگ شروع کرنیوالا ہے

لنڈن ۱۶ فروری ۔ ڈاکٹر چواین لائی وزیر اعظم چین نے چین اور روس کی دوستی کی سالگرہ کے موقعہ پر ایک تقریر نشر کرتے ہوئے امریکہ ۔ برطانیہ اور جاپان پر الزام عاید کیا کہ وہ ایشیا میں بہت بڑی جنگ شروع کرنے والے ہیں جس کی وہ تیاری میں مصروف ہیں آپ نے دنیا کو یاد دہانی کرائی کہ روس اور چین میں فوجی اتحاد موجود ہے ۔

دولت مشترکہ کی سائنٹفک کانفرنس میں پاکستان بھی شریک ہوگا

کراچی ۱۶ فروری ۔ پاکستان نے دولت مشترکہ سائنٹفک کانفرنس میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے جو کینبرا میں منعقد ہورہی ہے اور ۱۸ فروری سے ۷ مارچ تک جاری رہے گی کانفرنس یہ جائزہ لے گی کہ ۱۹۴۶ء میں برطانیہ میں جو اسی قسم کی کانفرنس ہوئی تھی اور جو اس نے سفارشات کی تھیں ان پر کس حد تک عمل ہوا ہے ۔ دولت مشترکہ کے ممالک کے درمیان سائنس کی تحقیقات کے معاملہ میں تعاون اور اشتراک عمل کے لئے طریقے سوچے جائیں گے ۔

جلسہ خواتین شان مصلح موعود

مؤرخہ ۲۰ فروری بدھ کے دن ۱۲ بجے رتن باغ میں جلسہ شان مصلح موعود کی تقریب منائی جائے گی ۔ خواتین کثرت سے شرکت کریں اور جلسہ کو بارونق بنائیں ۔ کارروائی ۲ بجے ختم ہو جائے گی ۔ وقت کی پابندی کا خیال رکھیں ۔

جنرل صدر لجنہ اماءاللہ لاہور

کراچی ۱۶ فروری ۔ آج یہاں سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوا ۔ جوناگڑھ کی بڑی بیگم کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی ان پر تیرہ سالہ نوکرانی کے قتل کا الزام ہے استغاثہ کی طرف سے ۵ گواہ پیش کئے ۔ اب مقدمہ کی مزید سماعت جمعرات کو ہوگی

روس کی تربیت یافتہ فوج کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ تک پہنچ جائیگی

بون ۱۶ فروری ۔ جرمنی میں مغربی کمانڈروں کو اطلاع ملی ہے ۔ کہ ۱۹۵۴ء تک روسی فوج ایک کروڑ ۲۰ لاکھ تربیت یافتہ سپاہیوں پر مشتمل ہوگی ۔ جو موجودہ تعداد سے چار گنا زیادہ ہے ۔

اسی سال تک ۲۰ فضائی ڈویژن بھی مکمل ہو جائیں گے ۔ جنہیں اس طرح تیار کیا جارہا ہے کہ انہیں بہ آسانی ایک منطقہ سے دوسرے میں منتقل کیا جاسکے ۔ اس وقت سوویٹ فضائیہ ۱۸,۰۰۰ اگلی صفوں کے طیاروں پر مشتمل ہے ۔ جن میں ۵,۰۰۰ طیارے فوج بردار ہیں ۔ اس بڑی تعداد کے باوجود جرمنی میں متعین امریکی حکام کا کہنا ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان توازن میں کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا ۔ وہ بتاتے ہیں ۔ کہ آج کل بہت بڑی فوج اس وقت تک کار آمد نہیں ہوسکتی ۔ جب تک اس کے پاس کافی اسلحہ اور بری و فضائی نقل و حمل کا پورا سامان موجود نہ ہو (اسٹار)

دو سال تک پلاسٹک کے طیارے اڑنے لگیں گے

لنڈن ۱۶ فروری ۔ مئی میں منعقد ہونے والے برطانی صنعتی میلے میں اس سال پلاسٹک کی بنی ہوئی جو اشیاء نمائش کے لئے رکھی جارہی ہیں ۔ ان میں فرش کے ٹائیلیں اور سڑک کے نشانات بھی شامل ہیں جن پر آب و ہوا اور موسم کی تبدیلیاں بالکل اثر انداز نہیں ہوں گی ۔ اور ان کی حفاظت وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی ۔

ایک اور اہم چیز ایک مکمل طیارے کا پلاسٹک پر ہوگا ۔ یہ پلاسٹک کے مکمل طیارے کی ابتداء ہے پلاسٹک کا طیارہ زیادہ آسانی سے اور ۸۰ فیصد کم لاگت سے بنایا جاسکے گا ۔ توقع ہے کہ یہ طیارہ دو سال تک پرواز کرنے لگے گا ۔

ٹیلی ویژن سے آنکھوں کو نقصان

لنڈن ۔ ۱۶ فروری ۔ برطانوی ڈاکٹروں کے پاس ٹیلی ویژن دیکھنے سے آنکھوں پر زور پڑنے کے اتنے مریض آنے لگے ہیں کہ انہوں نے ٹیلی ویژن کے سیٹ رکھنے والوں کے لئے چند ہدایات جاری کی ہیں ۔ ان کا مشورہ ہے کہ ٹیلی ویژن کے پردہ سے چھ سے ۱۰ فٹ تک کے فاصلہ پر بیٹھا جائے ۔ (اسٹار)

کوریا کے پناہ گزینوں کے لئے امریکی امداد

نیویارک ۱۶ فروری ۔ امریکہ کے غیر سرکاری امدادی اداروں نے جنگ سے تباہ حال کوریا کے پناہ گزینوں کے لئے جن کی تعداد ایک کروڑ ہے ۱۵,۰۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ کی امداد روانہ کی ہے ۔

یہ رقم اس اقتصادی امداد سے بالکل علیحدہ ہے جو امریکی حکومت نے جنوبی کوریا کو دی ہے ۔

غذا ۔ کپڑے ۔ ادویہ اور دوسرے سامان کی صورت میں امریکیوں نے ۰۰۰ ٹن غذا تقریباً ۳,۰۰۰ ٹن کپڑے اور گھریلو سامان تقریباً ۱۰۰ ٹن طبی سامان اور تقریباً ۱,۰۰۰ ٹن تعلیمی سامان مہیا کیا ہے ۔ (اسٹار)

مغرب جنگی تیاریوں میں مشغول ہے

چینی وزیر اعظم کا بیان

سان فرانسسکو ۱۵ فروری ۔ چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے ایک بیان دیتے ہوئے امریکہ برطانیہ اور جاپان پر الزام لگایا کہ وہ ایشیا میں جنگ کے شعلے بھڑکانا چاہتے ہیں ۔ سرخ چین کے وزیر اعظم نے یہ تقریر ۔ ایک ایسی تقریب میں کی جو سوویٹ روس سے اتحاد و تعاون کو مضبوط کرنے کے سلسلے میں منعقد ہوئی تھی ۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ روس اور ان کی حکومت کے درمیان مستقل فوجی سمجھوتے ہوچکے ہیں ۔ (اسٹار)

تعلیم الاسلام کالج میں تقریری مقابلہ

لاہور ۱۶ فروری ۔ کل تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کالج کے طلباء کا سالانہ تقریری مقابلہ ہوا ۔ جج صاحبان کے فیصلے کے مطابق مبشر لطیف صاحب اول اور لطف المنان صاحب ساتھرانوالوی دوم رہے ۔

قومی ملکیت میں لی ہوئی نقل و حمل کی آمدنی

لنڈن ۱۶ فروری ۔ برطانیہ میں قومی ملکیت میں لی ہوئی نقل و حمل کی ۱۹۵۱ کی آمدنی ۱۹۴۸ء میں سرکاری تحویل میں آنے کے بعد سے سب سے زیادہ ہوئی برطانوی رسل و رسائل کے کمیشن نے اس اضافہ کی جو تین وجوہ بتائی ہیں ۔ وہ کرایہ کی شرح میں اضافہ مسافروں کی تعداد کا بڑھنا اور زیادہ مال ۵۲ء کی نقل و حمل ہیں ۔ (اسٹار)